سوال

(527)سر پر پیار دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے معاشرہ میں بزرگ حضرات چھوٹی بچیوں کے سر پر پیار دیتے ہیں، اس پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ شرعاً ایسا کرنا جائز نہیں ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

محبت بھرے جذبات سے خیر وبرکت کی دعائیں دیتے ہوئے بزرگوں کا بچوں اور بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو ہمارے معاشرہ میں ''پیار'' کہا جاتا ہے۔ دین اسلام نے اسے مشروع قرار دیا ہے چنانچہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ بھانجا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے خیر وبرکت کی دعا فرمائی[1] امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے۔ ''بچوں کے لیے خیر وبرکت کی دعا کرتے ہوئے ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔'' [2]

ولید بن عقبہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرتے، آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لیے دعا خیر کرتے[3] حضرت جریج پر جب تہمت زنا لگی تو اس واقعہ میں نومولود کے سر پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر ملتا ہے۔[4] اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلی امتوں میں بھی یہ فطرتی رسم قائم تھی، جسے اسلام نے بھی برقرار رکھا ہے بلکہ یتیم بچے کے سر پر ہاتھ پھیرنے کو بہت اہمیت دی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جس نے یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرا، اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی مقصود تھی تو ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے عوض اسے نیکیاں دی جائیں گی۔[5] ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سنگدلی کا شکوہ کیا تو آپ نے بطور علاج یہ نسخہ تجویز کیا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا کرو اس سے ترا دل نرم ہو جائے گا۔[6] زیر بحث مسئلہ کی متعدد صورتیں ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بزرگ مرد محرم ہو تو اس کا اپنے سے چھوٹوں کو پیار دینا خواہ وہ بالغ ہی کیوں نہ ہوں۔

بزرگ عورت محرمات سے ہے اس کا اپنے سے عمر میں چھوٹوں کو پیار دینا خواہ وہ حد بلوغ کو پہنچ چکے ہوں۔

بزرگ مرد غیر محرم یا عورت غیر محرمہ کا نابالغ بچوں اور بچیوں کو پیار دینا۔ اس کے جواز میں دو آراء نہیں ہو سکتیں۔ البتہ درج ذیل صورتوں میں اختلاف ہے۔

بزرگ مرد غیر محرم ہو وہ اپنی رشتہ دار بالغ بچیوں کے سر پر ہاتھ پھیرے۔

بزرگ عورت غیر محرمات سے ہو اور وہ اپنے رشتہ دار بالغ بچوں کو پیار دے۔

ان آخری دونوں صورتوں کے متعلق مختلف علماء سے رابطہ کرنے کے بعد دو موقف سامنے آئے ہیں۔

(ا) ایسا کرنا جائز نہیں ہے کہ کیونکہ شریعت میں اس کا ثبوت نہیں۔

(ب) ایسا کرنا جائز ہے کیونکہ شریعت نے اس سے منع نہیں کیا۔ فریقین کے دلائل پش کرنے کے بعد آخر میں ہم اپنا موقف بیان کریں گے۔ جو حضرات اسے ناجائز قرار دیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں، آپ نے کبھی کسی بالغ بچی کے سر پر ہاتھ نہیں پھیرا حالانکہ آپ تمام لوگوں میں زیادہ پرہیزگار اورا سے ڈرنے والے تھے۔ نیز وہ امت کے لیے روحانی باپ کی حیثیت رکھتے بلکہ بعض مواقع پر آپ نے ایسے ارشادات فرمائے ہیں جن کے عموم سے پتہ چلتا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ مثلاً:

(الف) عورتوں سے بیعت لیتے وقت بعض خواتین کی طرف سے خواہش کا اظہار ہوا کہ یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہم سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔''[7] جب بیعت کے وقت رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگا تو عام آدمی کے لیے عورتوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟

(ب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ ا کی قسم! رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں۔ [8]

جب رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم جو خیر البشر ہیں اور قیامت کے دن اولاد آدم کے سردار ہوں گے، ان کے مبارک ہاتھوں نے کسی عورت کے ہاتھ کو چھوا تک نہیں تو دوسرے غیر محرم مردوں کے لیے کس طرح اجنبی عورتوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا جائز کیسے ہو سکتا ہے؟

(ج) جو عورت مرد کے لیے حلال نہیں ہے اسے ہاتھ لگانا بہت سنگین جرم ہے جیسا کہ حدیث میں ہے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر آدمی کے سر میں نوک دار لوہے سے سوراخ کر دیا جائے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو ہاتھ لگائے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے۔ [9]

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بیہقی اور طبرانی کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور طبرانی کے راویوں کو صحیح کے راوی قرار دیا ہے، اسی طرح علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو امام رویانی کے حوالہ سے بیان کیا ہے اور اس پر صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے۔[10] اس حدیث کی رو سے بھی اجنبی عورت کو ہاتھ لگانے کی حرمت ثابت ہوتی ہے، البتہ کسی ناگہانی ضرورت کے پیش نظر عورت کو ہاتھ لگانے میں چنداں حرج نہیں مثلاً بیماری کی حالت میں ڈاکٹر یا طبیب کا نبض دیکھنا یا مکان کو آگ لگنے کی صورت میں اسے پکڑ کر مکان سے باہر نکالنا، لیکن پیار دیتے وقت اس کے سر کو ہاتھ لگانا کوئی حقیقی ضرورت نہیں۔ جو حضرات بزرگوں کے لیے اجنبی عورت کو پیار دینے کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں، ان کے پاس کوئی نقلی دلیلیں نہیں ہے البتہ وہ عقلی اعتبار سے کہتے ہیں کہ یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے جو معاشرہ کے رسم و رواج سے تعلق رکھتا ہے چونکہ شریعت نے اس سے منع نہیں فرمایا، اس لیے ایسا کرنا جائز ہے، پھر ایسا کرنے سے تبلیغ وغیرہ کا بھی موقع ملتا ہے کہ اگر وہ ننگے سر ہو تو سمجھایا جا سکتا ہے۔ شریعت نے معاشرہ میں رائج، معروف، کو بہت حیثیت دی ہے اس لیے اسے جائز ہونا چاہیے پھر ایسے موقع پر کسی قسم کے منفی جذبات ابھرنے کا موقع بھی نہیں ہوتا جن کے پیش نظر اسے ممنوع قرار دیا جاسکے، اگر ایسا اندیشہ ہو تو اس کی اجازت نہیں ہونی چاہیے، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی موخر الذکر حدیث کا تعلق ایسے حالات سے ہے جب ہاتھ لگانے والا دل کا کوڑھا اور نیت میں فتور رکھتا ہو۔ ہم نے انتہائی دیانتداری کے ساتھ فریقین یعنی مانعین اور مجوزین کے دلائل قارئین کے سامنے رکھ دیے ہیں، ہمارا رجحان یہ ہے کہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے پیش نظر اس سے اجتناب کیا جائے جیسا کہ ا تعالیٰ نے عمر رسیدہ عورت کو پردہ کے سلسلہ میں کچھ نرمی دی ہے اس کے باوجود فرمایا ہے کہ اگر وہ اس نرمی کو استعمال کرنے سے پرہیز کریں تو یہی بات ان کے حق میں بہتر ہے۔[11] البتہ مجوزین حضرات کے موقف کو بالکل نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اس کے پیش نظر اگر کوئی برخوردار عمر رسیدہ خاتون کے سامنے سر جھکا دے یا کوئی برخورداری اپنے

کسی بزرگ کے سامنے پیار لینے کے لیے اپنا سر آگے کر دے تو ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے البتہ مسئلہ صحیح صورت حال سے انہیں ضرور آگاہ کر دیا جائے۔ ہمارے بعض خاندانوں میں ایسے موقع پر گلے ملنے کا رواج ہے اس کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جا سکتی اسی طرح سر پر ہاتھ پھیرتے وقت اگر کسی قسم کی شہوانی تحریک پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو بھی اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

---

[1] صحیح بخاری، المرضی: ۵٦٧٠۔

[2] صحیح بخاری، الدعوات، باب نمبر: ۳۱۔

[3] مسند امام احمد، ص: ۳۲، ج۴۔

[4] مسند امام احمد، ص: ۴۳۴، ج۲۔

[5] مسند امام احمد، ص: ۲۵۰، ج۵۔

[6] مسند امام احمد، ص: ۲٦۳، ج۲۔

[7] مسند امام احمد، ص: ۳۵۷، ج٦۔

[8] صحیح بخاری، الشروط: ۲۷۱۳۔

[9] الترغیب والترہیب، ص: ۳۹، ج۳۔

[10] الاحادیث الصحیحۃ، حدیث نمبر: ۲۲٦۔

[11] ۲۴/النور: ٦۰۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 440

محدث فتویٰ